دو مقام نگاہ سے ایسے بھی گذرے جہاں مصنف کا قلم راست روی سے ہٹ گیا ہے - مثلاً ایک جگہ خلیفۂ اسلام کے لیے "ڈکٹیٹر" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو بالکل ہی نامناسب ہے - اور ایک دوسری جگہ بیان کیا گیا ہے کہ اسلام کی قلمرو میں "پوری پوری شہنشاہیاں" داخل تھیں، حالانکہ اسلام کی قلمرو میں انسان کی شہنشاہی تو درکنار "شاہی" تک کے لیے گنجائش نہیں ہے - یہ اگرچہ محض تعبیری لغزشیں ہیں، لیکن ناواقف لوگوں کو بڑی غلط فہمیوں میں ڈال سکتی ہیں، اسلیے بہتر ہو کہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح کر دی جائے -

باقیات بجنوری | عبدالرحمٰن بجنوری مرحوم - ضخامت تقریباً ڈھائی سو صفحات - مجلد قیمت دو روپے آٹھ آنے - مکتبۂ جامعہ، دہلی -

یہ عبدالرحمٰن بجنوری مرحوم کے مضامین، خطوط اور نظموں کا مجموعہ ہے - اسے ایک قسم کا کشکول سمجھنا چاہیے جس میں ہر قسم کی باتیں موجود ہیں - جگہ جگہ سنگریزوں کے درمیان جواہر بھی بکھرے ہوئے مل جاتے ہیں - بیسویں صدی کی پہلی چوتھائی میں ہندوستانی مسلمانوں کا اونچا تعلیم یافتہ طبقہ جس ذہنی حالت میں مبتلا تھا، یہ مجموعہ اسکا خاصا دلچسپ نمونہ ہے - سوچنے کی عادت ہو چکی تھی، نظر میں کچھ گہرائی بھی آگئی تھی، معلومات میں وسعت بھی پیدا ہو رہی تھی، جذبات میں بھی لہریں اٹھ رہی تھیں، مگر کوئی ایک نظام فکر نہ تھا جس میں تمام افکار و جذبات منظم ہو کر ایک ہموار مزاج پکڑ لیں - یہ دور ابھی ختم نہیں ہوا ہے، اسکے باقیات کثرت سے اب بھی موجود ہیں - مگر جس زمانے کی یہ تحریریں ہیں وہ اِس پراگندہ ذہنیت اور ڈانواڈول جذبات کے شباب کا زمانہ تھا - لہذا جو مفید نکات بجنوری مرحوم کے قلم سے نکل گئے ہیں ان سے قطع نظر کرتے ہوئے، تاریخی ذوق کے لحاظ سے بھی اس مجموعہ کا مطالعہ خالی از فائدہ نہیں - (بقیہ مطبوعات بر صفحہ ۳۱۴)